دار الافتاء
فتویٰ نمبر ٣٦/٢١٢٧
مورخہ
25149

ا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عرض یہ ہے کہ میں ایک اسلامی کتب کا ناشر ہوں، اور میرا کام یہ ہوتا ہے کہ میں اسلامی کتب چھاپ کر اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو حاصل کرتا ہوں، یقین جانیے کہ کتاب کی چھپائی میں کاغذ خریدنے سے لے کر کتاب کی حتمی شکل آنے تک نہ جانے کن کن مشکلات سے اور ذہنی آزمائشوں سے گذرنا پڑھتا ہے۔ اور اسکے علاوہ ایک کتاب چھاپنے پر لاکھوں لگ جاتے ہیں۔ تب کہیں جا کر کوئی کتاب تیار ہوتی ہے۔ ناشر عموماً حفاظتی غرض کے لیے کتاب کے حقوق بھی محفوظ کر لیتے ہیں۔ جسکے تحت کاپی رائٹ کے ملکی قوانین کے مطابق اس کتاب کو کسی بھی شکل میں لانا خواہ وہ پی ڈی ایف ہو یا کوئی اور ناشر کی اجازت کے بغیر قانوناً جرم ہے۔ اور میری ناقص معلومات کے مطابق اصولی طور پر ایک مباح قانون کی پابندی کرنا شرعی طور پر بھی لازم ہے

مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑھ رہا ہے کہ گذشتہ کئی سالوں سے جب بھی کوئی کتاب بازار میں آتی ہے فوراً اس کتاب کی پی ڈی ایف تیار کر کے سوشل میڈیا اور دوسرے مقامات پر شیر کر دیا جاتا ہے۔ جسکا نقصان سراسر ناشر کو اٹھانا پڑھ رہا ہے اور اسکو لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ یہ بات احقر کے علم میں ہے کہ صرف اس مقصد کے لیے دار العلوم نے کئی بار پی ڈی ایف کے عدم جواز کے بارے میں فتاویٰ ارسال کیے ہیں، جس میں عمومی اور اصولی جواب یہ ہوتا ہے کہ "چونکہ ناشر کو اس کی وجہ سے نقصان سے ہوتا ہے اس لیے اسکی پی ڈی ایف بنا کر بیچنا ناجائز ہے، تاہم کسی نے اگر بنالی ہے تو مدد کی غرض سے دینا جائز ہے۔ تاہم اسکا عوض وصول کر لینا جائز نہیں ہے"۔ مجھے افسوس کے ساتھ اور انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا پڑھ رہا ہے کہ اس مسئلے کا جس قدر ناجائز فائدہ بعض علما نے اٹھایا ہے اور کسی نے نہیں اٹھایا۔ اس وقت دار العلوم سمیت دیگر بے شمار مقامات پر کتاب کو خریدا نہیں جاتا بلکہ پی ڈی ایف بنا کر دوسرے ساتھی کو یو ایس بی وغیرہ کی مدد سے فراہم کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت بھی اگر ان مدارس کے طلبہ اساتذہ کے لیپ ٹاپ اور موبائل چیک کریں تو ہزاروں کتابیں پی ڈی ایف کی شکل میں اصل ناشر کی اجازت کے بغیر پائی جائیں گی۔ اور اب تو یہ پی ڈی ایف کتب مانگتے ہوئے ہچکچاتے بھی نہیں ہیں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اسکی کھلے عام اجازت مل گئی ہے۔ اور سب سے افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی ابتدا بھی خود علما نے کی اور ابھی تک اسی کام میں لگے ہوئے ہیں اور اسکو ناجائز نہیں سمجھتے۔

اب سوشل میڈیا یا واٹس ایپ پر گروپ بن گئے ہیں جن کا نام ہی اسلامی پی ڈی ایف کتب۔ یہاں سے ہر طرح کی کتاب بغیر ناشر کی اجازت کے آپ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یوں اب یہ سلسلہ صرف ملک ہی نہیں بلکہ دوسرے ممالک تک بھی پھیل رہا ہے۔ اسکا سراسر مالیاتی نقصان تاجر کو ہے۔ اب وقت آنے والا ہے ان کتابوں کو چھاپنے والا کوئی بھی نہیں رہے گا اور یقین جانیے اسلامی کتب چھپنا بند ہو جائیں گی اس لیے کوئی بیوقوف ہی ہوگا جو کتاب پر محنت کرے لاکھوں خرچ کرے اور اگلے دن اسکی کتاب بازار میں اس طرح پی ڈی ایف کی شکل میں فری میں بک رہی ہو۔ یوں تمام اسلامی کتابوں کا ذخیرہ کتابی شکل میں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے

لہٰذا اس تناظر میں آپ سے چند باتوں کی گذارش کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ کیا پی ڈی ایف بنانا جائز ہے جب کہ اسکی قانونی اور شرعی طور پر پابندی ہو؟

۲۔ کیا پی ڈی ایف بنا کر ساتھی کو فری میں دے دینا جسکی وجہ سے اب ناشر کو ہزاروں کا نقصان ہو رہا ہے ایسا کرنا جائز ہے؟

Scanned by CamScanner

۳۔ کیا کسی عالم کے لیے جائز ہے کہ وہ جانتے بوجھتے ہوئے بغیر ناشر کی اجازت کے پی ڈی ایف فروخت کرے؟

۴۔ کیا سد الذرائع اس بات کی گنجائش ہے کہ پی ڈی ایف بنانے کے اس عمل کو شرعی طور پر جواز (ناجائز) قرار دیا جائے تاکہ بزرگان دین کی کتب اس طرح ضائع ہونے سے بچ جائیں؟

(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء

جزاکم اللہ

العارض

عبداللہ

معرفت : [illegible]

0321-4056747

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

جن کتابوں کے حقوقِ طبع محفوظ ہوں، اگر انہیں اسکین کرکے پی ڈی ایف بنانے کی بھی ممانعت قانوناً ہو تو ان کتابوں کی پی ڈی ایف بنانا، یا پی ڈی ایف بنا کر بیچنا یا ان کو انٹرنیٹ، واٹس ایپ گروپس وغیرہ میں عام کرنا جائز نہیں، خلاف ورزی کی صورت میں ایسے لوگوں کے خلاف قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے، تاہم اگر کسی کتاب کی پی ڈی ایف بنانا قانونی طور پر منع نہ ہو اور پی ڈی ایف بنانے والا اپنی مملوکہ کتاب کی پی ڈی ایف کاپی بنائے تو شرعاً اسے ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا بالخصوص جبکہ اس کے ذریعہ دینی علوم کی اشاعت آسان ہو اور مطبوعہ کتابوں کی قیمتیں بہت زیادہ ہوں۔ (مستفاد من التبویب ۱۸۴۶/ ۸۴، ۱۴۳۴/ ۷۹)

فتح القدير للمحقق ابن الهمام الحنفي (۱۶/ ۴۶۶)

والحاصل أن القياس في جنس هذه المسائل أن يفعل صاحب الملك ما بدا له مطلقا لأنه يتصرف في خالص ملكه وإن كان يلحق الضرر بغيره ، لكن يترك القياس في موضع يتعدى ضرره إلى غيره ضررا فاحشا كما تقدم وهو المراد بالبين فيما ذكر الصدر الشهيد وهو ما يكون سببا للهدم وما يوهن البناء سبب له أو يخرج عن الانتفاع بالكلية وهو ما يمنع من الحوائج الأصلية كسد الضوء بالكلية على ما ذكر في الفرق المتقدم واختاروا الفتوى عليه .

فقه البيوع ص ٢٨٦ ج١

واما اذا صوره لاستعماله الشخصي او ليهبه الي بعض اصدقاءه بدون عوض فان ذالك ليس من التعدي علي حق الابتكار، فما توغل نشرة الكتب ومنتجو برامج الكمبيوتر من منع الناس من تصوير الكتاب او قرص الكمبيوتر او جزء منه لاستفادة شخصية وليس للتجارة فانه لا مبرر له اصلا...... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸/ ربیع الاول/ ۱۴۴۱ھ
۲۶/ نومبر/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ ربیع الاول/ ۱۴۴۱ھ
27/ نومبر/ 2019ء

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸/ ربیع الاول/ ۱۴۴۱ھ
۲۶/ نومبر/ ۲۰۱۹ء

دار الافتاء

مفتی

مفتی

الجواب صحیح
[illegible]
۲۹/۳/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۹/۳/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
[illegible] عفی عنہ
۳۰/ ربیع الاول/ ۱۴۴۱ھ

Scanned by CamScanner